قرآنی بیان

انسان اور شیطان میں فرق

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمۂ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

19-April-2024

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئِمّہ مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
19 اپریل، 2024ء، کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

انسان اور شیطان میں فرق

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحت
✿.. غلطی نہ ماننے کا نقصان
✿.. دُور بین نہیں، آئینہ دیکھئے!
✿.. شیطان کی چیخ پُکار

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback: +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم قَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَتَیْ صَلَاۃٍ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُ مِائَتَیْ عَامٍ۔

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم: جس نے جمعہ کے دن مجھ پر 2سو بار دُرُودِ پاک پڑھا، اُس کے 2سو سال کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔[1]

بروزِ جُمعہ پڑھے جو درود اور صَلَوات
نہ ہووے کیونکر اُسے نارِ دوزخی سے نجات

درودِ جمعہ بِلا واسطہ پہنچتا ہے
بگوشِ پاکِ جنابِ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سِتُوْدہ صِفات

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۳۷﴾

(پارہ:1، البقرۃ:37)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

ترجمہ کنزُالعِرفان: پھر آدم نے اپنے ربّ سے کچھ کلمات سیکھ لئے تو اللہ نے

[1] ...جمع الجوامع، حرف المیم، جلد:7، صفحہ:199، حدیث:22353۔

اس کی توبہ قبول کی، بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! کہتے ہیں:

جن کے رُتبے ہیں سِوا، اُن کی سِوا مشکل ہے

یعنی جو اُونچے رُتبے والے ہیں، ان کو احتیاط بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے، انہیں مشکلات بھی زیادہ ہوتی ہیں ❁ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے نبی ہیں ❁ رَبِّ کریم نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا ❁ عِلْمُ الْاَسما (یعنی ناموں کا عِلْم) آپ کو سکھایا ❁ فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا ❁ آپ کو تاجِ خلافت عطا ہوا ❁ جنّت میں آپ کو ٹھہرایا گیا، غرض آپ بہت اُونچے رُتبے والے ہیں، بہت بلند شان والے ہیں، چنانچہ جب آپ سے ایک بُھول ہو گئی، یعنی آپ نے جنّتی درخت کا پھل کھالیا تو یہ عَمَل اگرچہ گُناہ نہیں تھا، ایک خطا تھی اور خطا بھی وہ والی تھی، جس پر ایک نیکی مِلا کرتی ہے، اس کے باوُجُود آپ کو اپنے اس عَمَل پر شدید شرمندگی ہوئی، اتنی شرمندگی ہوئی کہ زمین پر تشریف لے آنے کے بعد بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام 300 سال تک مسلسل روتے رہے۔

کثرت سے رونے والی پانچ شخصیات

عُلما فرماتے ہیں: 5 شخصیات ہیں جو بہت روئیں **(1):** حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام...!! آپ ممنوعہ جنّتی پھل کھانے پر 300 سال روئے **(2):** **حضرت یعقوب** عَلَیْہِ السَّلَام....!! آپ حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی جُدائی میں روئے، یہاں تک کہ آنکھیں سفید ہو گئیں **(3):** **حضرت یحیٰ** عَلَیْہِ السَّلَام خوفِ خُدا سے بہت روئے **(4):** **حضرت فاطمۃ الزہراء** رَضِیَ اللہُ عنہا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہِری کے بعد آپ کی جُدائی میں بہت روئیں اور **(5):** **اِمام زینُ**

العابدین واقعہ کربلا کے بعد بہت روائے۔ ان سب ہستیوں میں سب سے زیادہ عرصہ جو روتے رہے، وہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام ہیں کہ آپ نے 300 سال آنسو بہائے۔[1]

آیتِ کریمہ کی وضاحت

جب آپ نے اتنا طویل عرصہ آنسو بہا لئے تو کیا ہوا؟ ہم نے پارہ: 1، سورۂ بقرہ، آیت: 37 سُنی، اللہ پاک فرماتا ہے:

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ(۳۷)

(پارہ: 1، البقرۃ: 37)

ترجمہ کنزُالعِرفان: پھر آدم نے اپنے ربّ سے کچھ کلمات سیکھ لئے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی، بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

یعنی یہ کچھ کلمات تھے جو اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کے دِل میں ڈال دیئے! آپ نے ان کلمات کے ذریعے سے توبہ کی تو آپ کی تَوبہ قبول ہو گئی۔

نام اُن کا، کام اپنا ہو گیا

وہ کلمات کیا تھے، اس بارے میں حدیثِ پاک کی کئی کتابوں میں یہ روایت ہے، حضرت عمر فاروقِ اعظم اور حضرت علیُ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے اِجتہادی خطا ہوئی تو (عرصۂ دراز تک حیران و پریشان رہنے کے بعد) انہوں نے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کی: يَا رَبِّ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِی اے میرے ربِّ کریم! مجھے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ

1... تفسیر نعیمی، پارہ: 1، سورۂ بقرۃ، زیر آیت: 37، جلد: 1، صفحہ: 312۔

آلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں معاف فرما دے۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے آدم! تم نے مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو کیسے پہچانا؟ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: اے اللہ پاک! جب تو نے مجھے پیدا کر کے میرے اندر روح ڈالی اور میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھا دیکھا، تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا، بیشک وہ تمام مخلوق میں میری بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تم اس کے وسیلے سے مجھ سے دعا کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا اور اگر مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اس سے معلوم ہوا؛ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے بھی اَفْضَل ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے دُعا کرنا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کا طریقہ ہے۔[2]

خدا نے اس قدر اُونچا کیا پایہ مُحَمَّد کا
نہ پہچانا کسی نے آج تک رُتبہ مُحَمَّد کا

سیہ کاروں کی کیا گنتی کہ دَرگاہِ الٰہی میں
وسیلہ ڈھونڈتے ہیں موسیٰ، مُحَمَّد کا

بلا وَصلِ نبی وَصلِ الٰہی غیر ممکن ہے
خدا کے گھر پہنچنے کو ہے دروازہ مُحَمَّد کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی نصیحت

حضرت کعبُ الاحبار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جو تابعی بزرگ ہیں، بہت بڑے عالِم تھے، آپ فرماتے

1 ...مستدرک، آیات رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، استغفار آدم...الخ، جلد:3، صفحہ:517، حدیث:4286۔
2 ...صراطُ الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیر آیت:37، جلد:1، صفحہ:108 خُلاصۃً۔

ہیں: ایک مرتبہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے اپنے شہزادے حضرت شیث عَلَیْہِ السَّلام سے فرمایا: بیٹا! تم میرے بعد میرے خلیفہ ہو! جب بھی اللہ پاک کا ذِکر کرنا تو ساتھ میں حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر لازمی کرنا کیونکہ میں نے جب آنکھ کھولی تو عرش کے پائے پر ان کا نامِ پاک لکھا دیکھا، پھر میں نے آسمانوں کی سیر کی تو ہر جگہ نامِ مُحَمَّد لکھا دیکھا، پھِر اللہ پاک نے مجھے جنّت میں ٹھہرایا تو وہاں ہر محل پر، ہر کمرے پر، حُوروں کی گردنوں پر، طُوبیٰ (نامی جنّت کے سب سے بڑے) درخت پر، اس کے ہر ہر پتّے پر، سِدْرَۃُ الْمُنْتَھیٰ (یعنی آسمانوں کے قریب ایک بیری کے درخت) کے ہر ہر پتّے پر، یہاں تک کہ فرشتوں کی آنکھوں پر بھی نامِ مُحَمَّد لکھا ہوا تھا، پس (اے پیارے بیٹے!) حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کثرت سے کرتے رہو، بے شک فرشتے ہر وقت ان کا ذِکر کرتے رہتے ہیں۔[1]

خُدا کا ذِکر کرے، ذِکرِ مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے مُنہ میں ہو، ایسی زباں خُدا نہ کرے

مدّاحِ حبیب مولانا جمیلِ رضوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بڑا پیارا کلام ہے:

اللہُ اکبر! رَبُّ العُلا نے
ہر شے پہ لکھا نامِ مُحَمَّد

نُوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ
سب کا ہے آقا نامِ مُحَمَّد

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کر لو وظیفہ نامِ مُحَمَّد

اللہ والا دَم میں بنا دے
اللہ والا نامِ مُحَمَّد

پائیں مُرادیں دونوں جہاں میں
جس نے پُکارا نامِ مُحَمَّد

دونوں جہاں میں دُنیا و دِیں میں
ہے اِک وسیلہ نامِ مُحَمَّد

---

1 … تاریخ ابن عساکر، رقم: 2781، ذکر من اسمہ شیث، جلد: 23، صفحہ: 281۔

روزِ قیامت میزان و پُل پر ۔۔۔ دے گا سہارا نامِ مُحَمَّد
اپنے رضا کے قربان جاؤں ۔۔۔ جس نے سکھایا نامِ مُحَمَّد (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انسان اور شیطان کا فرق

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام زمین تشریف لائے، آپ اپنی بُھول پر آنسو بہاتے رہے، آخر رَبِّ کریم نے آپ کی توبہ قبول فرمائی اور آپ کو تاجِ خِلافت عطا فرمایا۔ اس جگہ عُلَمائے کرام نے ہمارے سیکھنے کی بہت اَہَم باتیں بیان کی ہیں، عُلَما فرماتے ہیں: دیکھئے! معاملے 2 ہوئے (1): شیطان کو حکم ہوا: سجدہ کرو! شیطان اکڑ گیا اور سجدہ نہ کیا (2): حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم ہوا:

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (پارہ:1، البقرۃ:35)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اس درخت کے قریب نہ جانا۔

آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے بُھول ہو گئی۔ یعنی جو کہا گیا تھا، اس پر عمل دونوں جانِب سے نہیں ہوا لیکن ہم جب ان دونوں معاملات کے نتائج کو دیکھتے ہیں تو وہ دونوں ہی مختلف ہیں، شیطان نے سجدہ نہ کیا، اس کے گلے میں ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق ڈال دیا گیا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے جنّتی پھل کھا لیا تو آپ کو تاجِ خِلافت پہنا کر زمین پر بھیج دیا گیا۔

آخر فرق کیا ہے؟ شیطان نے نافرمانی کی تو لعنت کا طَوق پہنا دیا گیا، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے بُھول ہوئی تو تاجِ خِلافت دے دیا گیا۔ اس میں کیا راز ہے؟ عُلَمائے کرام رحمۃُ اللہِ

1 ... قبالۂ بخشش، صفحہ: 133-135 ملتقطاً۔

علیہم فرماتے ہیں: ان دونوں معاملات میں 5 باتوں کا فرق ہے:[1] **(1):** حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے خطا ہوئی، آپ نے خطا کا اِقْرار کر لیا، شیطان نے گُناہ کیا تو اس نے اپنا گُناہ مانا نہیں بلکہ اس پر حُجّت بازی کی، اپنے دلائل دیئے **(2):** دوسرا فرق یہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے اپنی خطا کا ذِمّہ دار اپنے آپ کو ٹھہرایا، عرض کیا:

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ (پارہ:8، الاعراف:23)	ترجمہ کنزُ العِرفان: ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔

مگر شیطان نے اپنے گُناہ کی ذِمّہ داری خُود نہ لی، اس بدبخت نے کہا:

رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ (پارہ:14، الحجر:39)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ربّ میرے! مجھے اس بات کی قسم کہ **تو نے مجھے گمراہ کیا۔**

اَللّٰہُ اکبر! یہ خبیث کہہ رہا ہے: اے اللہ پاک! تُو نے مجھے بہکا دیا... (اَسْتَغْفِرُ الله!) حالانکہ تکبّر اس نے خُود کیا، حسد خُود کیا، سرکشی خُود کی، کرتُوت اپنے ٹھیک نہیں تھے مگر جرأت دیکھئے! اپنے گُناہ کی نسبت (مَعَاذَ الله!) اللہ پاک کی طرف کر رہا ہے **(3):** تیسرا فرق یہ کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام شرمندہ ہوئے، روایات کے مطابق آپ نے شرم کی وجہ سے کئی سال تک آسمان کی طرف نگاہ نہ اُٹھائی جبکہ شیطان بدبخت تھا، اس نے شرمندہ ہونے کی بجائے اکڑ دِکھائی، شرمندہ تو کیا ہونا تھا، اُلٹا کہنے لگا:

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۶﴾ (پارہ:8، الاعراف:16)	ترجمہ کنزُ العِرفان: میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر لوگوں کی تاک میں بیٹھوں گا۔

---

[1] ...تنبیہ الغافلین، باب ماجاء فی الذنوب، صفحہ:208 خلاصۃً۔

گویا یہ بدبخت کہہ رہا تھا کہ میں نے جو کیا ہے، اس پر میں اوروں کو بھی اکساؤں گا، اے اللہ پاک! میں تیرے بندوں کو تیری راہ سے ہٹادوں گا۔ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ۔

(4): چوتھا فرق یہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے فوراً توبہ کی، جیسے ہی آپ سے خطا ہوئی، آپ نے فوراً اعرض کیا:

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پارہ:8، الاعراف:23)	ترجمہ کنزُالعِرفان: ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم نقصان والوں میں سے ہو جائیں گے۔

جبکہ شیطان توبہ کی طرف نہ بڑھا، اس نے کہا:

اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ (پارہ:8، الاعراف:14)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے۔

یعنی اس نے توبہ کرنے کی بجائے قیامت تک کے لئے معاملہ ٹال دیا۔

(5): پانچواں فرق یہ ہے کہ شیطان رحمتِ اِلٰہی سے مایُوس ہو گیا مگر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے مسلسل رحمت کی طرف نظریں جمائے رکھیں، یہاں تک کہ آپ کی توبہ قبول ہو گئی۔

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان اور انسان کے یہ 5 بنیادی فرق ہیں یعنی یہ 15چھے اور بُرے انداز ہیں، جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی پیروی میں یہ 15چھی باتیں اپناتا ہے، وہ حقیقی انسان ہے اور جو شیطان والے انداز اختیار کرتا ہے، وہ دِکھنے میں انسان ہے مگر عادات میں شیطان جیسا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم یہ 15چھی عادتیں اپنالیں:

(1): غلطی ماننے والے بنئے!

اپنی غلطی ماننے کی عادَت بنائیے! انسان سے غلطی ہو جاتی ہے عربی کی کہاوت ہے: اَلْاِنْسَانُ مِنَ النِّسْیَانِ یعنی انسان بھولنے والا ہے۔ اچھا آدمی وہ ہے جو اپنی غلطی تسلیم کر لیتا ہے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ ہر انسان سے خطا ہو جاتی ہے اور اچھا خطاکار وہ ہے جو توبہ کی طرف بڑھ جاتا ہے۔[1]

غلطی نہ ماننے کا نقصان

ہمارے ہاں یہ بڑا ایک مسئلہ ہے؛ لوگ اپنی غلطی ماننے کو تیار نہیں ہوتے ❁ اسے اَنا کا مسئلہ بنالیتے ہیں ❁ غلطی ماننے میں ناک کٹتی نظر آتی ہے ❁ سَر جھکانا مشکل پڑتا ہے ❁ بھلا اپنے چھوٹوں سے معافی مانگنے کی ہمّت کون کرے؟ ❁ یونہی لالچ آڑے آتی ہے ❁ مثلاً غلطی مان لی تو نوکری چلی جائے گی ❁ پیسے آنا بند ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہوتا ہے: لوگ اپنی غلطی نہیں مانتے حالانکہ یہ اس غلطی سے بھی بڑی غلطی ہے ❁ اس کی وجہ سے گھر ٹوٹ جاتے ہیں ❁ لڑائیاں ہو جاتی ہیں ❁ طلاق ہو جاتی ہے ❁ بچوں کا مستقبل تباہ ہو جاتا ہے ❁ کتنے کتنے مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں ❁ آپ تاریخ پڑھ کر دیکھئے! کتنی سلطنتیں ہیں جو صِرف اپنی غلطی نہ ماننے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئیں...!! یہ غلطی نہ ماننے کے نقصانات ہیں۔

یاد رکھئے! اچھا وہ ہے جو خُود ہی اپنی غلطی مان لیتا ہے، وہ بچ جاتا ہے، اس کے لئے نجات کی راہیں نکل آتی ہیں مگر جو اپنی غلطی نہیں مانتا، پھر وقت اسے منوا لیتا ہے، اور جب

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبۃ، صفحہ: 689، حدیث: 4251۔

وقت غلطی منواتا ہے تب بہت دَیر ہو چکی ہوتی ہے۔ اس لئے غلطی ہو جائے تو بر وقت اپنی غلطی تسلیم کر لیجئے! ورنہ بڑا نقصان بھی اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔

تیسری روٹی کہاں گئی...؟؟

حضرت جریر رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ روایت کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام سفر پر روانہ ہوئے، راستے میں ایک شخص ملا، اس نے عرض کی: حضور! مجھے بھی اپنی بابرکت صحبت میں رہنے کی اجازت عطا فرمادیں، میں بھی آپ عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اسے اپنی ہمراہی کی اجازت عطا فرمادی۔ راستے میں نہر کے کنارے آپ عَلَیْہِ السَّلام کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما ہوئے، آپ عَلَیْہِ السَّلام کے پاس تین روٹیاں تھیں، ایک ایک روٹی دونوں نے کھالی، اور تیسری روٹی بچی رہی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام روٹی کو وہیں چھوڑ کر نہر پر گئے اور پانی پیا، پھر جب واپس آئے تو دیکھا کہ روٹی غائب ہے، آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اس شخص سے پوچھا: تیسری روٹی کہاں گئی؟ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: آؤ ہم اپنے سفر پر چلتے ہیں۔ وہ شخص اٹھا اور آپ عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ چلنے لگا، راستے میں ایک ہرنی اپنے 2 خوبصورت بچوں کے ساتھ کھڑی تھی، آپ عَلَیْہِ السَّلام نے ہرنی کے ایک بچے کو اپنی طرف بلایا تو وہ آپ عَلَیْہِ السَّلام کا حکم پاتے ہی فوراً حاضر خدمت ہو گیا، آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اسے ذبح کیا، اسے بھونا اور دونوں نے اس کا گوشت کھایا، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اس کی ہڈیاں ایک جگہ جمع کیں اور فرمایا: اللہ پاک کے حکم سے کھڑا ہو جا، فوراً وہ ہڈیاں دوبارہ ہرنی کا بچہ بن گئیں اور وہ بچہ اپنی ماں کی طرف روانہ ہو گیا، آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اس شخص سے فرمایا: اے شخص! تجھے اس ذات کی قسم! جس نے تجھے میرے ہاتھوں یہ

معجزہ دکھایا، تو سچ سچ بتا کہ وہ روٹی کس نے لی تھی؟ وہ شخص بولا: مجھے معلوم نہیں کہ روٹی کس نے لی تھی؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس شخص کو لے کر دوبارہ سفر پر روانہ ہوئے، راستے میں ایک دریا آیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر پانی پر چلتے ہوئے دریا پار کر لیا، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: تجھے اس پاک پروردگار کی قسم! جس نے تجھے میرے ہاتھوں یہ معجزہ دکھایا، سچ سچ بتا کہ تیسری روٹی کس نے لی تھی؟ اس نے پھر وہی جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس شخص کو لے کر آگے بڑھے، راستے میں ایک ویران صحرا آ گیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: بیٹھ جاؤ، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ ریت جمع کی اور فرمایا: اے ریت! اللہ پاک کے حکم سے سونا بن جا تو وہ ریت فوراً سونے میں تبدیل ہو گئی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کے 3 حصے کئے اور فرمایا: ایک حصہ میرا دوسرا تیرا اور تیسرا حصہ اس کے لئے ہے جس نے وہ روٹی لی تھی، یہ سن کر وہ شخص بولا: وہ روٹی میں نے ہی چھپائی تھی۔

حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس شخص سے فرمایا: یہ تینوں حصے تم ہی لے لو۔ اتنا کہنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس شخص کو وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو گئے۔ وہ اتنا زیادہ سونا ملنے پر بہت خوش ہوا، اور اس نے وہ سارا سونا اٹھا لیا اتنے میں وہاں دو اور شخص پہنچے جب انہوں نے دیکھا کہ اس ویرانے میں اکیلا شخص ہے اور اس کے پاس بہت سا سونا ہے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ ہم اس شخص کو قتل کر دیتے ہیں اور اس سے سونا چھین لیتے ہیں، جب وہ اسے قتل کرنے کے لئے آگے بڑھے تو اس شخص نے کہا: تم مجھے قتل نہ کرو بلکہ ہم اس سونے کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں، اس پر وہ دونوں شخص قتل سے باز رہے اور اس بات پر

راضی ہوگئے کہ ہم یہ سونا برابر برابر تقسیم کرلیتے ہیں، پھر اس شخص نے کہا: ایسا کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص جا کر قریبی بازار سے کھانا خرید لائے، کھانا کھانے کے بعد ہم یہ سونا آپس میں تقسیم کرلیں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص بازار گیا، جب اس نے کھانا خریدا تو اس کے دل میں یہ شیطانی خیال آیا کہ میں اس کھانے میں زہر ملا دیتا ہوں جیسے ہی وہ دونوں اسے کھائیں گے تو مر جائیں گے اور سارا سونا میں لے لوں گا، چنانچہ اس نے کھانے میں زہر ملا دیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف چل دیا، وہاں ان دونوں کی نیّتوں میں بھی سونا دیکھ کر فُتُور آگیا اور ان دونوں نے مشورہ کیا کہ جیسے ہی ہمارا تیسرا ساتھی کھانا لے کر آئے گا ہم اسے قتل کر دیں گے اور سونا ہم دونوں آپس میں بانٹ لیں گے، چنانچہ جیسے ہی وہ کھانا لے کر ان کے پاس پہنچا، ان دونوں نے اسے قتل کر دیا اور بڑے مزے سے زہر ملا کھانا کھانے لگے، کچھ ہی دیر بعد زہر نے اپنا اثر دکھایا اور وہ دونوں بھی وہیں ڈھیر ہو گئے اور سونا ویسے ہی وہاں پڑا رہا۔

کچھ عرصہ بعد حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام دوبارہ وہیں سے گزرے تو دیکھا کہ سونا وہیں موجود ہے اور وہاں 3 لاشیں پڑی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے یہ دیکھ کر فرمایا: یہ دنیا ایک دھوکا ہے لہٰذا اس سے بچو (یعنی جو اس کے لالچ میں پھنسا وہ ہلاک ہو گیا)۔[1]

یہ ہے غلطی نہ ماننے کا وبال...!! اگر یہ شخص اپنی غلطی بروَقت مان لیتا تو ہلاکت سے بھی بچ جاتا اور اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی صحبت بھی میسر رہتی مگر یہ لالچی تھا، اس نے غلطی نہ مانی، آخر جب لالچ میں آکر غلطی مانی، تب تک بہت دَیر ہو چکی تھی۔ اس لئے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے، اپنی غلطی ماننا سیکھ لیجئے!

---

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، جلد:5، صفحہ:55، حدیث:87۔

دُور بین نہیں، آئینہ دیکھئے!

ہمارے ہاں یہ بھی ایک بڑا مسئلہ ہے، لوگ اپنے عیب نہیں دیکھتے، دوسروں کے عیب ٹٹولتے ہیں۔ **ایک کہاوت بھی ہے:** اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا، دوسروں کی آنکھ کا تنکا بھی دیکھ لیتے ہیں۔ یہ بھی بڑی آفت ہے، زندگی دُوسروں کے عیب ڈھونڈنے میں گزر جاتی ہے، اپنی اصلاح کا موقع ہی نہیں ملتا۔ بہت پیاری **حدیثِ پاک** ہے، اس میں ہمارے لئے سبق ہے، میرے نبی، اچھے نبی، آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یعنی اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے اس کے اپنے عیب دِکھا دیتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ انداز بھی اپنانا چاہئے، کسی نے بڑی پیاری بات کہی کہ عیب ڈھونڈنے کا شوق ہو تو ضرور ڈھونڈیئے مگر دُور بین سے نہیں، آئینے کے ذریعے...!!

یعنی دُور بین کے ذریعے دوسروں کے عیب مت دیکھئے! بلکہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے عیب ڈھونڈا کیجئے! اللہ پاک ہمیں اپنے عیب ڈھونڈنے اور ان کی اِصلاح کی فِکْر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): اپنی غلطی دوسروں پر مت ڈالئے!

دُوسری اچھی عادَت جو ہم نے اپنانی ہے، وہ ہے: **اپنی غلطی کا ذِمّہ دار خُود کو ٹھہرانا۔** یہ ننھے بچوں کی عادَت ہوتی ہے کہ اُن سے اگر غلطی ہو جائے تو ڈانٹ سے بچنے کے لئے دوسروں پر الزام لگا دیتے ہیں، عقل مند آدمی کا یہ کام نہیں ہوتا، بد قسمتی سے ہمارے ہاں بہانے بازی بہت ہوتی ہے، مثلاً ❁ مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں تھا ❁ یہ تو ماں باپ کا قصور ہے

---

1 ...الزہد لامام وکیع، صفحہ: 9، حدیث: 1۔

کہ انہوں نے ہمیں دِینی تعلیم نہیں دِلوائی ❁ کیا کریں جی مُعاشرہ ہی خراب ہے، اچھے بندے کو جینے ہی کب دیتا ہے (یعنی اپنی بُرائیوں کا الزام معاشرے کے سَر ڈال دیا) ❁ داڑھی خُود کٹوائی اور کہہ دیا: نائی کا قصور ہے، اس نے کاٹ دی تھی ❁ مجھے تو فُلاں دوست نے بہکا دیا تھا وغیرہ، یوں ہم دوسروں کے سَر الزام ڈال کر خُود کو تسلّی دے لیتے ہیں، یہ غلط انداز ہے، روزِ قیامت جب جہنمیوں کو جہنّم میں ڈالا جائے گا تو وہ یہ کام کریں گے، قرآنِ پاک میں ہے:

كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

(پارہ:8، الاعراف:38)

ترجمہ کنزُالعِرفان: جب ایک گروہ (جہنم میں) داخل ہوگا تو دوسرے (گروہ) پر لعنت کرے گا، حتّٰی کہ جب سب اس میں جمع ہو جائیں گے تو ان میں بعد والے پہلے والوں کے لئے کہیں گے: اے ہمارے ربّ! انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو تو انہیں آگ کا دُگنا عذاب دے، اللہ فرمائے گا: سب کے لئے دُگنا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں۔

یہ غیر مسلموں کا حال ہے...!! یہاں دُنیا میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں، مل کر خُوشیاں مناتے ہیں، جُرم ایک ساتھ کرتے ہیں، اللہ و رسول کی گستاخیاں مل کر کرتے ہیں، جب جہنّم میں جائیں گے تو ایک دُوسرے پر الزام لگائیں گے کہ مولیٰ! یہ ہیں جنہوں نے ہمیں بھٹکایا، ان کو دُگنا عذاب دے...!! مگر حکم ہو گا: تم سب کے لئے دُگنا عذاب ہے۔

یہ سمجھنے کی بات ہے: غلطی ہو گئی، سَہو ہو گئی، اب اسے مان بھی لیجئے اور اس کا ذِمّہ دار

بھی خُود کو ہی ٹھہرائیے، غلطی کا الزام دوسروں پر ڈال دینے سے کوئی حل نہیں نکلے گا، اگر اپنی غلطی اپنے ہی سَر لیں گے تو شرمندگی بھی ہوگی اور آیندہ اس غلطی سے بچنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ لِہٰذا جو اپنی اِصلاح چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنی غلطی اپنے ہی سَر لینے کی عادَت بنالے۔

(3): شرمندہ ہوا کیجئے!

تیسری اچھی عادَت جو ہم نے اپنانی ہے، وہ یہ کہ غلطی ہو جائے تو اس پر شرمندہ ہونے کی عادَت بنائیں۔ غلطی ہوگئی تو اب اندر ہی اندر شرمندگی محسوس ہونی چاہئے، چاہئے کہ ہمارا ضمیر ہمیں جھنجھوڑے کہ آہ! یہ مجھ سے کیا ہو گیا...!! ہائے! ہائے! میں نے کتنا بُرا کام کر دیا، افسوس! مجھ سے گُناہ ہو گیا...!! یُوں اندر ہی اندر شرمندہ ہوں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! غلطی کا احساس بھی ہو گا، آیندہ ایسی غلطی سے بچنے میں بھی مدد ملے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو اس شرمساری کا انعام بھی مِل ہی جائے گا۔

❀ حضرت کَعبُ الْاحبار رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے 2 آدمی مسجِد کی طرف چلے، ایک تو مسجِد میں داخِل ہو گیا مگر دوسرے پر خوفِ خدا طاری ہو گیا اور وہ باہَر ہی بیٹھ گیا اور کہنے لگا: میں گنہگار اس قابل کہاں جو اپنا گندا وُجُود لے کر اللہ پاک کے پاک گھر میں داخِل ہو سکوں۔ اللہ پاک کو اس کی یہ عاجِزی پسند آگئی اور اُس کا نام صِدّیقین میں دَرج فرما دیا۔[1] یاد رہے! "صِدِّیق کا دَرجہ" "ولی اور شہید" سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

❀ اِسی طرح کی ایک حکایت کِتَابُ التَّوَّابِین صَفْحَہ 83 پر لکھی ہے: ایک شخص سے گناہ

---

1 ...کتاب التوابین، توبۃ رجلین من بنی اسرائیل، صفحہ: 81۔

سرزد ہو گیا، وہ بے حد نادِم ہوا اور بے قرار ہو کر اِدھر سے اُدھر بھاگنے لگا کہ کسی طرح اُس کا گناہ مُعاف ہو جائے اور پَرْوَرد گار راضی ہو جائے اللہ پاک کی بارگاہِ رحمت میں اُس کی بے قراری اور شرمندگی کو قبول کیا گیا اور اللہ پاک نے اُس کو ولایت کے اعلیٰ ترین رُتبے صِدِّیقِیّت سے نواز دیا۔ (1)

عمر بدیوں میں ساری گزاری | ہائے! پھر بھی نہیں شرمساری
بخش محبوب کا واسطہ ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): تَوبہ کی طرف بڑھ جائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! چوتھی اچھی عادت جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے کردار سے سیکھنے کو ملی، وہ ہے: توبہ میں جلدی کرنا۔ بہت ہی اَہَم بات ہے، ہم جتنی جلدی توبہ کی طرف بڑھ جائیں گے، اتنا ہی ہمارا بھلا ہے، اگر توبہ میں ٹال مٹول کرتے رہے، آج کل، آج کل کرتے رہے، رمضان المبارک میں توبہ کر لُوں گا، بُڑھاپے میں توبہ کر لُوں گا، پرسوں کو کر لُوں گا، ایسے کرتے رہے تو سخت نقصان میں بھی پھنس سکتے ہیں، **حدیثِ پاک** میں ہے، رسولِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ** یعنی ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو توبہ میں ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں۔ (3)

1 ... کتاب التوابین، توبۃ رجلین من بنی اسرائیل، صفحہ: 81۔
2 ... وسائلِ بخشش صفحہ: 137۔
3 ... تنبیہ الغافلین، باب آخر من التوبۃ، صفحہ: 59۔

پھر موت آجاتی ہے

اللہ پاک کا فرمان ہے:

بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ۝۵
(پارہ:29، القیامۃ:5)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے کو جھٹلائے۔

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی انسان گُناہ آگے بڑھاتا ہے اور توبہ میں دیر لگاتا ہے، آج توبہ کرتا ہوں، کل توبہ کرتا ہوں، یہی کہتا رہتا ہے مگر گُناہ چھوڑتا نہیں ہے (یہاں تک کہ گُناہ کرتے کرتے ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے)[1] اس لئے **پیارے اسلامی بھائیو!** توبہ میں جلدی کرنے کی عادت بنایئے! اللہ پاک بہت مہربان ہے، وہ توبہ کرنے والوں سے پیار فرماتا ہے۔

گُناہ نہیں لکھا جاتا

حدیثِ پاک میں ہے: بندہ ایک نیکی کرتا ہے تو سیدھے کندھے والا فرشتہ 10 نیکیاں لکھ لیتا ہے اور جب بندہ گُناہ کرتا ہے تو اُلٹے کندھے والا فرشتہ اسے لکھنے لگتا ہے، اس پر سیدھے کندھے والا فرشتہ کہتا ہے: رُک جاؤ! پس فرشتہ 7 گھڑیوں تک رُکا رہتا ہے، اگر آدمی اِسْتِغْفَار کرلے (یعنی اللہ پاک سے معافی مانگ لے) تو اس کا گُناہ نہیں لکھا جاتا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کی رحمت کتنی بڑی ہے...!! گُناہ ہو گیا، اب دیر مت کیجئے! جلدی جلدی توبہ کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اعمال نامے میں گُناہ نہیں لکھے جائیں گے۔

---

1 ... تفسیر بحر العلوم، پارہ:29، سورۂ قیامۃ، زیر آیت:5، جلد:3، صفحہ:425 خلاصۃً۔ دار الکتب العلمیہ

2 ... شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، جلد:5، صفحہ:390، حدیث:7049۔

(5):رحمت سے مایُوس مت ہوییے!

پانچویں اچھی عادت ہے کہ اللہ پاک کی رحمت سے مایُوس نہ ہوں، اللہ پاک بڑا مہربان ہے، رحم فرمانے والا ہے، توبہ قبول فرمانے والا ہے، گُناہ ہوا، غلطی ہوئی، اس کی رحمت سے اُمّید باندھیے! اور جلد از جلد توبہ کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! توبہ قبول ہو جائے گی۔

شیطان کی چیخ پُکار

ایک روایت میں ہے: بندہ گُناہ کرتا ہے، فِرِشتے اسے لکھنے سے رُکے رہتے ہیں، پھر دوسرا گُناہ کرتا ہے، تیسرا، چوتھا، پانچواں گُناہ کر لیتا ہے، پھر ان 5 گُناہوں کے بعد ایک نیکی کرتا ہے (اب ہر نیکی کا ثواب چونکہ 10 گُنَا ہے، لہٰذا) اس کے اعمال نامے میں 5 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 5 نیکیاں گُناہوں کا کفّارہ ہو جاتی ہے، اس پر شیطان چِلّاتا ہے: ہائے! میں اِبْنِ آدم پر کیسے قابُو پاؤں...؟ میں نے کوشش کی (اس سے 5 گُناہ کروائے)، اس نے ایک ہی نیکی کر کے میری ساری محنت ضائع کر دی۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ! میرے رَبّ کی رحمت کتنی بڑی ہے...!! جو اس کے حُضُور رجُوع لاتا ہے، اللہ پاک اسے بخش دیتا ہے۔

عابِد کی ایمان افروز بات

منقول ہے: بنی اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار شخص تھا، اس وقت کے بادشاہ کو اس کے متعلق عِلْم ہوا تو بادشاہ نے انہیں دربار میں بُلا لیا اور کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ہی رہا کریں۔ اس پر عِبَادت گزار نیک شخص نے کہا: بادشاہ سلامت! میں آپ

---

1 ...تنبیہ الغافلین، باب التوبۃ، صفحہ:54۔

سے ایک سُوال پوچھتا ہوں، فرض کیجئے! میں آپ کے ساتھ رہنے لگ گیا، اب ایک دِن آپ باہَر سے آئے اور دیکھا کہ میں آپ کی کنیز کے ساتھ کھیل رہا ہوں تو آپ کو کیسا لگے گا؟ بادشاہ غصّے سے چِلّا کر بولا: بے ادب! میرے سامنے ایسی بات کرتے ہو؟ عبادت گزار نیک شخص نے کہا: بادشاہ سلامت! میں نے گُناہ کیا نہیں بس ایک فرضی سُوال کیا ہے تو آپ اتنا غُصّے ہو رہے ہیں جبکہ میرا رَبّ وہ ہے جو میرے سینکڑوں گُناہ دیکھتا ہے، پِھر بھی غضب نہیں فرماتا، پِھر میں اپنے رَبّ کا دَر چھوڑ کر تمہارے دربار میں کیوں آجاؤں...؟[1]

اِک گُناہ میرا مَاں پیُو وَیکھے، عمری منہ نہ لاوے
لکھ گُناہ میرا مَالِک ویکھے، فیر وی پردے پاوے

وضاحت: والدین جو کہ اپنی اولاد سے بہت زیادہ مَحبّت کرتے ہیں اگر وہ بھی کوئی گناہ دیکھ لیں تو ایسا رسوا کرتے ہیں کہ ساری زندگی منہ نہیں لگاتے، لیکن میرا مالک کریم ہمارے لاکھوں گناہ دیکھتا ہے پھر بھی ہمارے عیوب کو ظاہر نہیں فرماتا ہمارے گناہوں پر پردے ڈالے ہوئے ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اللہ پاک کی رحمت ہے...!! وہ سَتّار ہے، وہ غفّار ہے، وہ ہمارے عیبوں کو چھپاتا ہے اور جب بندہ سچّے دِل سے توبہ کرتا ہے تو چاہے گُنَاہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں، اللہ پاک مُعَاف فرما دیتا ہے۔

گنہگاروں کو صلح کا پیغام

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک رات کو اپنا دستِ قُدرت پھیلاتا ہے تاکہ دِن کے

[1] ...تنبیہ الغافلین، باب التوبۃ، صفحہ:56۔

وقت گُنَاہ کرنے والا رات کو توبہ کرلے اور رَبِّ کریم کا دستِ قدرت دِن کے وقت پھیلا رہتا ہے تاکہ رات کو گُنَاہ کرنے والا دِن میں توبہ کرلے۔[1]

ہاتھ پھیلانا ایک اشارہ ہوتا ہے، جب ہم نے کسی سے صلح کرنی ہو تو ہاتھ پھیلا کر اسے گلے لگاتے ہیں، اس کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھاتے ہیں، اللہ پاک ہمارے جیسے جسمانی ہاتھ سے پاک ہے، یہ ایک مثال کے ذریعے سمجھایا گیا کہ اللہ پاک کی طرف سے بندے کو ہر وقت صلح کا پیغام ہے، بندے سے دِن میں گُنَاہ ہوا تو ساری رات توبہ کا دروازہ کھلا ہے، بندہ توبہ کرلے، رات کو گُنَاہ ہوا تو سارا دِن توبہ کا دروازہ کھلا ہے، بندہ دِن میں توبہ کرلے۔ بہر حال! اللہ پاک کی رحمت سے مایُوس نہ ہو، جلد از جلد توبہ کی طرف بڑھ جائے۔ اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مِرے سر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یاالٰہی!
مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!
خدایا بُرے خاتمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی![2]

خُلاصۂ بیان

خُلاصۂ کلام یہ کہ کُل 15 اچھی عادات ہیں، ان کو اپنالینا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا طریقہ یعنی انسان کی پہچان ہے جبکہ ان عادات کو نہ اپنانا، ان کا اُلٹ کرنا شیطانی کام ہے۔ **(1):** اپنی غلطی مان لینا: جو اپنی غلطی مان لیتا ہے، وہ حقیقی انسان ہے، جو نہیں مانتا وہ بظاہِر انسان ہی ہے مگر عادت شیطانی ہے **(2):** دوسری عادت: اپنی غلطی اپنے ہی سَر لینا **(3):** غلطی پر

1 ...مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ من الذنوب...الخ، صفحہ:1058، حدیث:2759۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:110 ملتقطًا۔

شرمندہ ہونا **(4):** جلد از جلد توبہ کرنا اور **(5):** اللہ پاک کی رحمت سے مایُوس نہ ہونا۔

یہ 15 اچھی عادات ہیں، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پیارے پیارے کردار سے ہمیں یہ عادات سیکھنے کو ملیں، اللہ پاک ہمیں یہ پانچ کی پانچ اچھی عادات اپنانے اور ان کے الٹ سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامک ای بک لائبریری (Islamic eBooks Library)

کتابیں انسان کی بہترین دوست ہیں اور یہ انسان کی شخصیت کی تعمیر اور اخلاقی نشوونما میں بڑا اہم کردار ادا کرتیں ہیں۔ اگر کتابیں اسلامی اور روحانی ہوں تو وہ اور زیادہ قیمتی ہو جاتی ہیں۔ تبلیغِ دین کے مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک اپلی کیشن جاری کی ہے۔ جس کا نام ہے: **اِسلامک اِی بکس لائبریری (Islamic eBooks Library)** ہے ❁ جس پر اردو، انگریزی اور دیگر 9 زبانوں میں سینکڑوں اسلامی کتابیں فری ڈاون لوڈ کی جاسکتیں ہیں ❁ اس اپلی کیشن میں کئی مصنفین کی کتابیں ہیں ❁ اپلی کیشن میں کتاب کو مصنفین کے اعتبار سے اور کتاب کے عنوانات سے بھی سرچ کیا جا سکتا ہے ❁ اس اپلی کیشن میں کتابوں کو ڈاؤن لوڈ کرکے انہیں آف لائن پڑھنے کے لیے پی ڈی ایف **(PDF)** کی ذاتی لائبریری میں محفوظ بھی کیا جا سکتا ہے اور ❁ اپنی پسندیدہ کتابوں کو **(Favorite)** کتابوں کی الگ فہرست میں شامل کیا جا سکتا ہے ❁ اس اپلی کیشن کو آپ فیس بک، ٹویٹر اور واٹس ایپ جیسے مختلف پلیٹ فارمز پر دوستوں کے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: ناپاک کپڑے کا حصہ معلوم نہ ہونے پر کپڑا پاک کرنے کا طریقہ۔

وضاحت: پاک کپڑے کا کوئی حصہ مثلاً قمیص، شلوار آستین وغیرہ کا کوئی حصہ ناپاک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کون سا حصہ ناپاک ہے تو اس کی 3 صورتیں ہیں: **(1):** کپڑے کے ناپاک حصے کے بارے میں علم نہ ہو تو پورے کپڑے کو دھو کر پاک کر لینا بہتر ہے۔ **(2):** کپڑے کے ناپاک حصے کے بارے میں تحرّی یعنی غور و فکر کیا جائے کہ کون سا حصہ ناپاک ہے، پھر جس حصے کے بارے میں گمان ہو کہ یہ ناپاک ہے تو صرف وہی حصہ دھونے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ سوچ و بچار سے کپڑے پاک کرنے کے بعد اگر معلوم ہو کہ کپڑے کا کوئی دوسرا حصہ ناپاک تھا، تو اگر اس کپڑے میں نماز ادا کی تو وہ نماز ہو جائے گی۔ اس کا اعادہ بھی لازم نہیں ہو گا۔ **(3):** کپڑے کا ناپاک حصہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں تحرّی یعنی غور فکر کیے بغیر کسی ایک حصے کو پاک کرنے سے بھی کپڑا پاک ہو جائے گا اور اس صورت میں اگر بعد میں معلوم ہو کہ کپڑے کا دوسرا حصہ ناپاک تھا، تو ان کپڑوں میں جو نمازیں ادا کی ہیں، ان کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، شرط یہ ہے کہ نجاست قدرِ مانع ہو۔ آخری دو صورتوں میں ناپاک حصے کے بارے میں علم ہونے کے بعد اس کپڑے کو نماز کے لئے استعمال کرنے سے پہلے ناپاک حصے کو پاک کرنا ضروری ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی

[1]... دارالافتاء اہل سنت، ریفرنس نمبر: Nor.11278۔

توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا ظَاهِرُ

جو کوئی گھر کی دیوار پر یَا ظَاهِرُ لکھ دے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دیوار سلامت رہے گی۔ [1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... مدنی پنج سورہ، صفحہ:255۔